کنارے کے باشندے۔ اور وہ بھی اس میں داخل ہو گئے جو ۱۹۴۸ سے اسرائیل کی رعایا بنا دیے گئے تھے اور انھیں فلسطینیوں کے بجائے "اسرائیلی" کہا جاتا تھا۔ انتفاضہ نے یہودیوں کے ہوش و حواس گم کر دیے۔ اسرائیلی حکام نے انتفاضہ کو بیخ و بن سے اکھاڑنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ مگر ہر اسرائیلی ضرب اس میں مزید زندگی پیدا کرتی رہی۔ ۴ برسوں کے اندر انتفاضہ میں حصہ لینے والے ایک ہزار نوجوان شہید ہوئے۔ ۲۵ ہزار مفلوج ہوئے اور ۳۰ ہزار مختلف اوقات میں جیلوں میں ڈالے گئے۔ فلسطین کی تمام مساجد جہاد کے اڈے بن گئیں۔ لوگوں میں اسلام کی طرف غیر معمولی رجوع ہو گیا' بلکہ پوری فلسطینی قوم میں باہمی تعاون و اخوت کی غیر معمولی روح ابھر آئی۔ اندرونِ فلسطین کے لوگ یاسر عرفات کو بھول گئے اور ان کا اصل لیڈر احمد یٰسین بن گیا۔ اور یہ علامات واضح ہونے لگیں کہ اسرائیل کے لیے انتفاضہ سے نجات پانا آسان نہیں ہے۔ اسرائیل نے انتفاضہ کے تین سو سے زائد رہنما چن کر انھیں خانہ بدر کر دیا اور وہ لوگ سخت سردی کے زمانے میں لبنان سے متصل علاقے مرج العامر میں پناہ گزین ہو گئے' مگر اس اقدام نے مزید آتشِ جہاد بھڑکا دی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ امریکہ اور یورپی طاقتوں نے مل کر یاسر عرفات اور تنظیمِ آزادیِ فلسطین کے چند لوگوں کو لے کر خفیہ طور پر ناروے میں مذاکرات شروع کیے جو آخرکار واشنگٹن میں "غزہ و اریحا" کے نام سے فلسطین فروشی کے معاہدے پر منتج ہوئے۔ ان حالات نے جہاد کو اور تیز کر دیا ہے۔ اور اب "حماس" ہی فلسطینی قوم کی امنگوں کا مرکز بن گئی ہے۔

بوسنیا کی جنگ

فروری ۱۹۹۲ سے بوسنیا کی سرزمین بھی جہاد آشنا ہو چکی ہے۔ بوسنیا نے سابقہ یوگوسلاویہ کی دوسری جمہوریتوں کے نقشِ قدم پر اپنی آزادی کا اعلان کیا تو سرب جمہوریہ نے اسے تسلیم نہ کیا' بلکہ معدوم یوگوسلاویہ کی وراثت کی دعویدار بن کر اس نے بوسنیا پر حملہ کر دیا۔ خود بوسنیا کے اندر رہنے والی سرب نسل کی آبادی نے بھی سرب جمہوریہ سے تعاون کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے سربوں نے بوسنیا کے ستر فیصد علاقے پر قبضہ کر لیا یا اس پر وحشیانہ حملے کیے۔ بوسنیا کے پاس نہ فوج تھی اور نہ اسلحہ۔ معدوم یوگوسلاویہ کی تمام فوج اور اسلحہ بلغراد (دارالحکومت جمہوریہ سربیا) میں تھا۔ بوسنوی مسلمان یکایک شدید ظلم و ستم کا شکار ہو گئے۔ اور تھوڑے ہی عرصے کے اندر ایک لاکھ انسان شہید اور اتنے ہی نظربندی کے کیمپوں میں محبوس ہو گئے۔ پچاس ہزار کے قریب بوسنوی عورتوں کی عزت پامال ہو گئی اور ہجرت کرنے والوں کی تعداد پانچ لاکھ تک پہنچ گئی۔ مسلمان حکمران